جناب غلام مرتضیٰ آزاد اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
اسلام آباد

# ابن قتیبہ رح

## حالاتِ زندگی اور تالیف "مشکل القرآن"

کلیۂ انسانیت میں بیشمار مصنّف گذرے ہیں لیکن ان میں سے کتنے ہیں جو شہرتِ دوام سے ہمکنار ہوئے۔ چھاپہ خانوں میں ہر روز لاتعداد کتابیں طبع ہوتی ہیں، لیکن ایسی کتابیں بہت تھوڑی ہیں جو حصولِ شہرت کی بجائے افادۂ عام کے لئے تصنیف کی گئی ہوں۔ ایسی ہی صنف اقل مگر مقبول بین الناس کتابوں کے ایک زندۂ جاوید مصنّف (ابن قتیبہ) کا تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو تیسری صدی ہجری کے افق پر ہلال بن کر نمودار ہوئے اور آج فقہائے تصنیف و تالیف کے انجم میں ماہ کامل دکھائی دیتے ہیں جسکی ضیا پاشیوں سے راہروان جادہ علم و عمل کے راستے منزلِ مقصود تک منوّر ہیں۔

عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ ۲۱۳ھ میں بمقام بغداد پیدا ہوئے[1]۔ اس دور میں بغداد کی گلزار آسا سرزمین اور روح پرور فضائیں رشکِ بہارِ جنّت تھیں۔ زرخیز خطّے عموماً مردم خیز بھی ہوتے ہیں۔ اور بغداد تو علم خیز خطّہ تھا جس کے گلہائے خوش نما اور اشجار سدا بہار کی آبیاری خود حکومت کر رہی تھی۔ کتنے دور میں تھے وہ لوگ جو آج سے ایک ہزار سال قبل اس حقیقت کی تہہ تک پہنچ گئے تھے کہ کسی قوم کی فتح و شکست کے فیصلے میدانِ جنگ میں نہیں درسگاہوں میں کئے جاتے ہیں۔ خلافتِ مامون کے آخری ایّام اسلامی علوم کی ترویج و ترقی اور اسلامی حدود کی وسعت و استحکام کا نصف النّہار تھا اور اب آفتابِ تسلّط روبہ زوال ہونے کو تھا۔ ابن قتیبہؒ نے اسی خوشگوار ماحول اور انتہائے عروج و ابتدائے زوال کے درمیانی عرصہ میں اپنی آنکھ کھولی۔ اساتذہ نے جوہر قابل کو ایسی جلا بخشی کہ اسکی صفا و ضیاء سے آج

[1] وفیات الاعیان ابن خلکان جلد ۲، صفحہ ۲۴۶، صفحہ ۲۴۷ نیز سمعانی اور القفطی نے بھی ان کی جائے ولادت بغداد بتائی ہے۔ ابن الندیم، ابن الاثیر اور ابن الانباری نے انکی جائے ولادت کوفہ بتائی ہے۔

بھی ہماری آنکھیں چکا چوند ہو رہی ہیں قابلِ داد ہیں، وہ اساتذہ جو جوہرِ قابل کی قدر کرنا جانتے ہیں۔ اور اپنے شاگرد کو "طوطا" بنانے کی بجائے نابغہ بنا دیتے ہیں۔ اس دور کے مروجہ علوم میں سے کونسا علم تھا جس کے اساتذہ بغداد میں موجود نہ ہوں۔ ابن قتیبہ نے باندازِ جام ہر ایک میخانے سے بادۂ علم حاصل کیا علی الخصوص "سوشل سائینسز" جس پر انہوں نے متعدد کتابیں یادگار چھوڑیں ان اساتذہ کے فن کی صحبت میں بیٹھ کر ابن قتیبہ الماس تابان بن گئے اور دینور[۲] کے عہدہ قضا سے معزول کئے جانے کے بعد انہوں نے اپنی زندگی کے بقیہ لمحات ملک و قوم بلکہ پوری انسانیت کیلئے وقف کر دیئے کہ تخلیق انسان کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے۔ ابن الندیم[۳] کے بیان کے مطابق س۲۷۰ھ[۴] میں وفات پائی۔

شیوخ :— ۱۔ مسلم بن قتیبہ (ابن قتیبہ کے والد) بحوالہ عیون الاخبار ۱۴۲ و مقامات۔
۲۔ احمد بن سعید اللحیانی (المتوفی۔ ۲۳۱ھ)[۵] جو ابوعبید القاسم بن سلام کے شاگرد تھے۔ ابوعبیدہ کا تذکرہ اگلے صفحات میں ملاحظہ کیجیئے۔ ۳۔ اسحٰق بن راہویہ (۲۳۸ھ) مشہور محدث جملہ تذکرہ نگار۔ ۴۔ یحییٰ بن اکثم القاضی (۲۴۲ھ) مشہور قانون دان۔ ۵۔ ابوعثمان الجاحظ (۲۵۴ھ) انکی شخصیت تعارف سے بے نیاز ہے، بحوالہ عیون الاخبار (۳ : ۱۹۹) ۶۔ ابواسحٰق ابراہیم بن سفیان۔ الزیادی (۲۴۹ھ) سیبویہ الاصمعی اور ابوعبیدہ جیسے مشہور نحاۃ کے شاگرد۔
۷۔ دعبل بن علی الخزاعی (۲۴۶ھ) مشہور شاعر تھے۔ ۸۔ ابوعبداللہ محمد بن سلام الجمحی (۲۳۱ھ)۔ صاحب "طبقات الشعراء" تذکرہ نویسوں نے ابن قتیبہ کے پچیس کے قریب اساتذہ کے نام بتائے ہیں ہم نے صرف مشہور اساتذہ کا تعارف پیش کیا ہے۔

ابن قتیبہ کے معاصرین | ۱۔ ابوالعباس ثعلب (۲۹۱ھ) مشہور ترین نحوی متعدد کتابوں کا مؤلف۔ ۲۔ المبرد (۲۸۵ھ) "الکامل" والے مشہور ماہر لسان۔ ۳۔ الیعقوبی (۲۷۸ھ) ۴۔ البلاذری (۲۷۹ھ) ۵۔ ابن الرومی (۲۸۳ھ) بہت بڑا شاعر تھا اسے تشبیہ دینے میں کمال حاصل تھا۔

---

۲ الفہرست لابن الندیم ص۷۷ مطبوعہ بیروت    ۳ الفہرست ص۷۷، ۷۸
۴ آئندہ ہم تاریخ وفات (ــــھ) اس علامت سے لکھیں گے۔
ابن قتیبہ کے اساتذہ و معاصرین کے نام "کتاب المعارف" ابن قتیبہ کے مقدمۃ المحقق سے لئے گئے ہیں۔ دیگر تفصیلات ادب اور تاریخ کی مختلف کتابوں سے حاصل کی گئی ہیں۔

اقبالؒ کا یہ شعر ؎

سورج نے جاتے جاتے شام سیاہ قبا کو
طشت افق سے لے کر لالے کے پھول مارے (بحر سریع)

ابن الرومی کے ایک شعر ؎

وقد رنقت شمس الاصیل ونفضت علی الافق الغربی ورساً مزعزعا

۶۔ ابن المعتز (۲۹۰ھ کے بعد وفات ہوئی) غالب کو عشق نے نکما کر دیا تھا اور شاہزادہ ابن المعتز کو شاعری نے۔

مصنفات وتالیفات اور اسلوب نگارش | لکھنا (تصنیف وتالیف) دنیا کا آسان ترین کام بھی ہے اور مشکل ترین بھی۔ آسان ترین تو اس خوش قسمت کے لئے جو دوسروں کی جہد مسلسل اور خون جگر سے سیراب کئے ہوئے باغات میں سے چند پھول توڑ کر اپنی دستار میں سجالے۔ اور مشکل ترین اس شخص کے لئے جو کوہسار سے جوئے شیر کاٹ کر لائے تاکہ ارض موات (بنجر زمین) کو سیراب کرکے اسے رشک جناں بنا دے۔

تصنیف وتالیف اصل میں اسی چیز کا نام ہے شروح اور خلاصے پیش کرنا بزرگوں کی بلند بام عمارات کی تخریب کرکے اپنی کٹیا تعمیر کرنا ہے۔

ابن قتیبہ، جیساکہ ہم نے شروع میں اشارہ کر دیا ہے، ایک زندۂ جاوید مصنف ہیں۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کو تصانیف عظیم فوائد سے معمور ہیں۔ ان کی بعض تصانیف اپنے موضوع پر پہلی اور آخری تصنیف ہیں۔

۲۔ بعض تصنیفات حرف آخر تو نہیں مگر کوشش اولین ضرور ہے۔

۳۔ اور بعض کتابیں متعلقہ موضوع پر دوسری یا تیسری کوشش ہو، مگر گذشتہ کتابوں سے بدرجہا بہتر۔

یہی تین خصوصیات ہیں جنہوں نے ابن قتیبہ کو شہرت دوام بخشی ہے۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اکثر وبیشتر مصنفین کی ضخیم ترین کتابیں ان ہی تین خصوصیات سے خالی ہوتی ہیں۔ اس مقام پر میں ابن قتیبہ کے اسلوب نگارش کی چند خصوصیات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں —— ایک مصنف کی اصل پونجی بلاشبہ (UNQUESTIONABLY) اس کے نظریات وافکار ہوتے ہیں۔ لیکن نظریات وافکار جیساکہ واضح ہے خود بخود دوسروں تک

نہیں پہنچ سکتے۔ انہیں دوسروں تک پہنچانے کے لئے ایک آلہ اور قابل فہم بنانے کیلئے ایک قالب کی ضرورت ہے۔ میری واد حسین قالب سے ہے جسطرح آپ اپنے لئے حسین صورت پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنے افکار کو بھی حسین سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کیجئے۔

افسوس ہے اس شخص پر جس نے مسلسل محنت اور برسوں کی شب بیداری کے بعد گہر ہائے نایاب کا ایک ذخیرہ فراہم کیا اور طوفان حوادث کا خیال کئے بغیر انہیں ایک شکستہ سفینہ میں لاد کر لے چلا، لہروں کے تلاطم نے اس میں جا بجا سوراخ کر دئے اور وہ جہاز موتیوں سمیت زیر آب ہو گیا۔

ابن قتیبہؒ پختہ افکار کے ساتھ ساتھ صحت زبان اور حسن بیان کے پوری طرح پابند تھے وہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے کہ بادۂ گلرنگ کو اگر جام بلوریں میں ڈال کر نوش کیا جائے تو اس کے منشا میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان کی کتابیں پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے ہم ایک گلستان کی سیر کر رہے ہوں۔

تجری من تحتہا الانہار اکلہا دائمٌ وظلّہا۔

اپنی محنت سے اپنا راستہ بنانے کا جذبہ بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے جو لوگ صحت زبان اور حسن بیان کے قائل ہوں ان میں سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ علی العموم دوسروں کا اسلوب اپنانے کی سعی ناتمام کرتے ہیں، ایسی تحریر سے نہ لکھنا بہتر ہے۔ ابن قتیبہ کا اسلوب نگارش خود اپنا وضع کردہ[1] ہے۔ اس بادہ گلنار کو انہوں نے اپنے خون سے رنگین کیا ہے اور جس چیز میں انسانی خون کی آمیزش ہو اسکی لذت کا کیا کہنا۔

جو لوگ زندۂ جاوید کتابیں پیش کرتے ہیں ان کا انداز بیان بھی زندۂ جاوید ہوتا ہے۔

ابن قتیبہ کی تحریر پڑھنے سے یوں معلوم ہوتا ہے، گویا آج ہی کسی شخص نے یہ تحریر شائع کرائی ہے جو آج کی زبان کے ساتھ ساتھ آج کے مسائل سے بھی بخوبی واقف ہے معلوم نہیں یہ لوگ ماضی کی چوٹیوں سے مستقبل کے میدانوں کا آخری کنارہ کسطرح دیکھ لیتے ہیں۔ تراجم اور تذکرہ کی کتابوں میں ابن قتیبہ کی کم و بیش تئیس[۲۳] کتابوں کا ذکر ملتا ہے ——— جن کی فہرست

---

[1] بعض نقادان ادب نے انہیں جاحظ کا متبع قرار دیا ہے مگر میں اسے ٹھیک نہیں سمجھتا۔

| نمبر شمار | اسمائے کتب | مآخذ | نمبر شمار | اسمائے کتب | مآخذ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | غریب القرآن | الفہرست ص۳۵ | ۱۷ | معانی الشعر الکبیر | الفہرست |
| ۲ | مشکل القرآن | وفیات الاعیان ج۲ ص۲۴۶ | ۱۸ | الشعر والشعراء | ″ |
| ۳ | معانی القرآن | الفہرست ص۳۵ تاریخ بغداد ج۱۰ ص۱۷۰ | ۱۹ | کتاب الخیل | ″ |
| ۴ | القراءت | طبقات المفسرین ۔ الداودی | ۲۰ | حکیم الامثال | مقدمۃ التحقیق کتاب المعارف |
| ۵ | الرد علی القائل بخلق القرآن | داؤدی کی طبقات المفسرین | ۲۱ | خلق الانسان | الفہرست |
| ۶ | غریب الحدیث | الفہرست ص۳۵ | ۲۲ | کتاب المعارف | ″ |
| ۷ | اصلاح غلط ابی عبید فی غریب الحدیث | ″ | ۲۳ | کتاب الانواء | ″ |
| ۸ | مشکل الحدیث | وفیات الاعیان | ۲۴ | المیسر والقداح | ″ |
| ۹ | تاویل مختلف الحدیث | الفہرست | ۲۵ | جامع النحو الکبیر | ″ |
| ۱۰ | المسائل والاجوبہ | ″ | ۲۶ | جامع النحو الصغیر | ″ |
| ۱۱ | دلائل النبوۃ | ″ | ۲۷ | الحکایۃ والمحکی | مقدمۃ التحقیق کتاب المعارف |
| ۱۲ | جامع الفقہ | ″ | ۲۸ | حکیم الامثال | ″ |
| ۱۳ | کتاب | ″ | ۲۹ | عیون الاخبار | الفہرست |
| ۱۴ | الرد علی المتشبۃ | ″ | ۳۰ | آداب العشرۃ | مقدمۃ التحقیق کتاب المعارف |
| ۱۵ | ادب الکاتب | ″ | ۳۱ | الجراثیم | ″ |
| ۱۶ | عیون الشعر | ″ | ۳۲ | التفسیر | (قاضی عیاض نے اسکا ذکر کیا ہے) |

علاوہ ازیں دو کتابیں "الامامۃ والسیاسۃ" اور "وصیۃ الوالد الی ولدہ" بھی ابن قتیبہؒ کیطرف منسوب ہیں۔ لیکن محققین نے اس نسبت کی صحت سے انکار کیا ہے۔ گذشتہ صفحات میں ہم نے ابن قتیبہ کی کتابوں کے بارے میں چند حیرت انگیز جملے درج کئے ہیں۔ اس لئے ذیل میں ابن قتیبہؒ کی بعض کتابوں کا اجمالی تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

فہرست میں شعر و شاعری سے متعلق ابن قتیبہؒ کی تین کتابوں کا ذکر ہے، ان میں سے "عیون الشعرا" اور "معانی الشعر الکبیر" اسی طرز کی کتابیں ہیں جیسی کہ اردو زبان میں "سراپا سخن"

محسن علی صاحب حسن کی اور " بلبلوں کے نغمے " صفدر لکھنوی ۔ دنیا میں اس طرز کی کتابیں بہت کم ہیں ۔ " الشعر والشعراء " اپنے موضوع پر پہلی کتاب نہیں، لیکن انداز اور وسعت معلومات کے لحاظ سے اپنے دور کی دیگر کتابوں سے بدرجہا بہتر ہے ۔ ان کے استاد " ابو عبداللہ " محمد بن سلام الجمعی البصری المتوفی سنہ ۲۳۲ھ کی کتاب الشعراء " اور " الشعر والشعراء " میں وہی نسبت ہے جو ہمارے ہاں میر کی " نکات الشعراء " اور مولانا عبدالحئی صاحب کی کتاب " گل رعنا " میں شاہزادہ ابن المعتزؒ جو ابن قتیبہؒ کے معاصر وہم چشم تھے انہوں نے بھی " طبقات الشعراء " نام کی تالیف کی لیکن اس میں صرف ان شعراء کا تذکرہ ہے جو خلافت عباسیہ کے ثناخواں تھے دیگر شعراء کے تذکرہ سے انہیں غرض ہی کیا تھی ۔

غریب الحدیث | ابو عبید القاسم بن سلام نے جو ابن قتیبہؒ کے بالواسطہ استاد تھے ۔ اور جن کی وسعت علم کا ان کے معاصر بھی اعتراض کرتے تھے ۔ غریب الحدیث کے موضوع پر ایک کتاب لکھی تھی ابن قتیبہؒ نے ایک رسالہ میں پچاس مقامات پر ابو عبیدہ کی اغلاط کی اصلاح کی ہے ۔ اور پھر اس موضوع پر خود ایک کتاب " غریب الحدیث " کے نام سے تالیف کی ۔

تاویل مختلف الحدیث | اس دور کے چند فلسفہ زدہ لوگ احادیث کے مابین تعارض پیش کر کے ان کو صحت سے انکار کیا کرتے تھے اور ابن قتیبہؒ چونکہ کسی خیالی دنیا کا مصنف ہونے کی بجائے عملی اور واقعاتی دنیا کا مصنف تھا اس لئے انہوں نے بظاہر متعارض احادیث کی صحیح تشریح کر کے مطلع حدیث پر چھا جانے والے غبار کو ہٹا دینے کی بھرپور اور قابل داد کوشش کی ۔

کتاب المعارف | ابن قتیبہؒ کا گلستان تصنیف جتنا بدیع اور اچھوتا ہے اتنا ہی مفید بھی ہے ۔ اکلہا دائم وظلہا ۔ علمی حلقوں ، مباحثوں ، اور شاہی دربار میں لب کشائی کے قابل ہو سکیں ۔

عیون الاخبار | ابن قتیبہ کی ایسی تصنیف ہے ۔ جس پر وہ خود بھی فخر کرتے تھے ، اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن قتیبہؒ زاہد متقی ہونے کے ساتھ ساتھ کہ جنکی زندگی کی آخری شب بھی نوافل میں بسر ہوئی ۔ راز دروں مے خانہ سے بھی بخوبی واقف تھے ۔

رندی سے بھی آگاہ ، شریعت سے بھی واقف    پوچھو جو تصوف کی تو منصور کا ثانی

مفعول ، مفاعیل ، مفاعیل ، مفعولن ۔    یہ کتاب دس اجزا پر مشتمل ہے ——

۱۔ کتاب السلطان : اس میں حکومت کے ڈھنگ بتائے گئے ہیں۔
۲۔ کتاب الحرب : فنِ حرب پر مفید ابحاث۔
۳۔ کتاب السودد : آپ اپنے حلقہ میں کیسے معزز بن سکتے ہیں۔
۴۔ کتاب الطبائع والاخلاق المذمومۃ۔
۵۔ کتاب العلم والبیان : اس میں ایک اچھا انشاء پرداز اور مقبول مقرر بننے کے اصول بتائے گئے ہیں۔
۶۔ کتاب الزھد : پوچھو جو تصوف کی تو منصور کا ثانی۔
۷۔ کتاب الاخوان : یہاں رام ہوتا ہے میٹھی زبان سے۔
۸۔ کتاب الحوائج : ؎ حرص کرواتی ہے سب روباہ بازی ورنہ یاں
اپنے اپنے بوریئے پر جو گدا تھا شیر تھا (درد)

۹۔ کتاب الطعام : ؎ دنیا بھی اک بہشت ہے اللہ رے کرم
کن نعمتوں کا حکم دیا ہے جواز کا (بحر سریع)

۱۰۔ کتاب النساء : مقدمۃ الکتاب کے بعض حکیمانہ جملے اتنے دلکش ہیں کہ ان کا ترجمہ پیش نہ کرنا یقیناً بخل ہوگا۔ لیکن خوف طوالت کی وجہ سے ان کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔
(باقی آئندہ)

**علمائے دین کے بچوں اور دینی مدارس کے طلبہ کیلئے وظائف** محکمہ اوقاف مغربی پاکستان نے گذشتہ سال دو سو انہتر (۲۶۹) طلباء اور طالبات کو تقریباً چالیس ہزار روپے کے تعلیمی وظائف دئیے تھے۔ حالیہ سال پر محکمہ اوقاف پنجاب نے پچاس ہزار روپے وظائف کیلئے مختص کئے ہیں جس سے صوبہ پنجاب کے دینی مدارس میں دورۂ حدیث اور درسِ نظامی میں تعلیم پانے والے باقاعدہ طلباء کو اور علماء کے ان بچوں کو وظائف دئے جائیں گے جو صوبے کے کسی منظور شدہ سکول، کالج یا یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہوں۔ اور جنکی تعلیمی حالت تسلی بخش ہو ۔۔۔ صوبہ پنجاب میں مستقل سکونت رکھنے والے حضرات اس منصوبے کے متعلق شرائط نامہ اور درخواست کے فارم دس پیسے کے ڈاک کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ ۷ار نومبر ۱۹۷۰ء ہے البتہ دینی مدارس میں داخلہ لینے والے نئے طلباء ماہِ شوال ۱۳۹۰ھ میں بھی درخواستیں دے سکتے ہیں، اس کے بعد کوئی درخواست قبول نہیں کی جائے گی۔

ڈائریکٹر معاشرتی سروے شعبہ تعلیم و مطبوعات، اوقاف پنجاب
شاہ چراغ چیمبرز شارع قائد اعظم لاہور